117780 ـ بغير سبب طلاق لينا چاہتى ہے كيا مہر واپس كرنا ہو گا

سوال

ميں نے ايك رشتہ دار لڑكى سے شادى كى اور كچھ ہى عرصہ اس كے ساتھ رہا، وہ ميرا احترام نہيں كرتى تھى، اور ميں جو اسے دينى اور معاشرتى نصيحت كرتا اسے وہ قبول نہيں كرتى تھى اس ليے ہمارے درميان مشكلات كھڑى ہو گئيں، پھر ميں ملازمت كے سلسلہ ميں باہر چلا گيا اور اس كے ويزہ كا سارا انتظار كر ديا تا كہ وہ بھى ميرے بعد ميرے پاس آ جائے.
ليكن اس نے ميرے پاس آنے سے انكار كر ديا، اور اب طلاق لينے پر مصر ہے، ميں نے كئى بار اصلاح كى كوشش كى ليكن كامياب نہ ہو سكا، اور اسى طرح كچھ رشتہ داروں نے بھى صلح كرانے كى كوشش كى ليكن كچھ فائدہ نہ ہوا،
ميرا سوال يہ ہے كہ:
كيا باقى ماندہ مہر لينے كا حق ركھتى ہے، يہ علم ميں رہے كہ وہ عليحدگى كرنا چاہتى ہے، پہلے اور عليحدگى كے وقت اس پر ميرے كيا حقوق ہيں ؟
كيا مجھے حق ہے كہ منگنى اور شادى كے موقع پر جو سونا ديا تھا وہ واپس كرنے كا مطالبہ كروں ؟
اور اس كا ويزہ نكلوانے كے ليے ميں نے جو تين ہزار ڈالر سفارت خانہ كو ديے كيا ميں اس كا مطالبہ كر سكتا ہوں ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اول:

جب نكاح ہو جائے تو خاوند اور بيوى دونوں كے ايك دوسرے پر حق مقرر ہو جاتے ہيں اور ان حقوق ميں درج ذيل حقوق شامل ہيں:

بيوى كا اپنے خاوند كى اطاعت كرنا، اور اس كے پاس جانا اور اپنے آپ كو خاوند كے سپرد كرنا تاكہ وہ اس سے فائدہ حاصل كرے، اور اسى طرح خاوند كے ذمہ بيوى كى رہائش اور اس كا نان و نفقہ واجب ہو جاتے ہيں، اس كے علاوہ اور بھى كئى ايك حقوق ہيں جو سوال نمبر (10680) كے جواب ميں بيان ہو چكے ہيں آپ اس كا مطالعہ كريں.

دوم:

عورت كے طلاق كا مطالبہ كرنا جائز نہيں، صرف اسى صورت ميں طلاق كا مطالبہ كر سكتى ہے جس طلاق مباح

کرنے کا کوئی سبب پایا جائے.

کیونکہ ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ میں حدیث مروی ہے ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس عورت نے بھی بغیر کسی تنگی کے اپنے خاوند سے طلاق طلب کی تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2226) سنن ترمذی حدیث نمبر (1187) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2055) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

یہاں الباس سے مراد تنگی اور ایسا سبب مراد ہے جس کی بنا پر طلاق کی طرف رجوع کیا جائے.

سوم:

جب آپ اپنی بیوی کو طلاق دینے کی رغبت نہ رکھتے ہوں اور نہ آپ کی جانب سے کوئی ایسی کوتاہی ہوئی ہو جو بیوی کو طلاق کا مطالبہ کرنے پر ابھارے، تو پھر آپ کو حق حاصل ہے کہ طلاق دینے سے انکار کر دیں اور اپنی بیوی کو خلع لینے کا کہیں کہ وہ باقی مانندہ مہر یا سونے سے دستبردار ہو جائے، یا پھر آپ نے دو سونا وغیرہ اسے دیا تھا اس سب سے دستبردار ہو.

اور آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے درمیان رشتہ داری کا خیال کریں، اور بیوی کے گھر والوں پر اتنا بوجھ نہ ڈالیں جس کی وہ استطاعت نہ رکھتے ہوں، اگر آپ صرف سونا واپس لینے اور باقی مانندہ مہر سے دستبردار ہونے پر ہی اکتفا کریں تو یہ بہتر ہو گا.

مزید آپ سوال نمبر (26247) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو اس کا نعم البدل عطا فرمائے، اور آپ کو نیك و صالح بیوی عطا فرمائے جس سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں.

واللہ اعلم .